احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 7- اکتوبر 1999ء - 26 جمادی الثانی 1420 ہجری - 7 اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 227

قرب الی اللہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑے ہوئے جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعا۔ باب فضل الذکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اہل اللہ قرب الٰہی میں ایسے مقام تک پہنچتے ہیں جبکہ ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری کرلیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے ایسا چھپالیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ظلی طور پر وہ صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ (۔)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عبد مومن کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ وغیرہ ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام اعضاء للّٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگین ہو جاتے ہیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں، جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یا ایک مصفا آئینہ ہیں، جس میں تمام مرضیات الٰہیہ ۔صفاء تام عکسی طور پر ظہور پکڑتی رہتی ہیں۔ یا یہ کہو کہ اس حالت میں وہ اپنی انسانیت سے بکلی دستبردار ہو جاتے ہیں۔ جیسے جب انسان بولتا ہے، تو اس کے دل میں خیال ہوتا ہے کہ لوگ اس کی فصاحت اور خوش بیانی اور قادر الکلامی کی تعریف کریں۔ مگر وہ لوگ جو خدا کے بلائے بولتے ہیں اور ان کی روح جب جوش مارتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ایک موج اس پر اثر انداز ہو کر تموج پیدا کر دیتی ہے اور اپنی آواز اور تکلم سے وہ نہیں بولتے۔ بلکہ الٰہی حال اور قال اور جوش سے۔ اور ایسا ہی جب وہ دیکھتے ہیں تو جیسا کہ قاعدہ ہے کہ دیکھنے میں فکر شامل ہے۔ ان کی رؤیت اپنے دخل سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے نور سے اور وہ ان کو ایک ایسی چیز دکھا دیتا ہے جو دوسری پر غور نظر بھی نہیں دیکھ سکتی۔

(ملفوظات جلد اول ص 75)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ: 6 اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔ کمزوری میں نمایاں فرق ہے۔

احباب کرام بھرپور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو جلد از جلد مکمل اور کامل صحت عطا کرے، کام کرنے والی طویل عمر سے نوازے اور آپ کو ہر لحہ وہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 21- اگست 1941ء کے خطبہ میں حضرت منشی روڑے خاں صاحب کپورتھلوی کی نسبت بیان فرمایا کہ:۔

"ایک دفعہ کسی دوست نے (حضرت صاحب) کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا۔ جس پر (آپ) بھی ہنسے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ بھی بہت محظوظ ہوئے۔ اس دوست نے بتایا کہ منشی روڑے خاں صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ

مجسٹریٹ کو بھی ڈرا دیتے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا میں قادیان جانا چاہتا ہوں چھٹی دے دیں۔ اس نے انکار کر دیا۔ اس وقت وہ سیشن جج کے دفتر میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا قادیان میں نے ضرور جانا ہے۔ مجھے آپ چھٹی دے دیں۔ وہ کہنے لگا کام بہت ہے۔ اس وقت آپ کو چھٹی نہیں دی جاسکتی وہ کہنے لگے بہت اچھا آپ کا کام ہو تا رہے

میں تو آج سے بددعا میں لگ جاتا ہوں

آپ اگر جانے نہیں دیتے تو نہ جانے دیں۔ آخر اس مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا اور جب بھی ہفتہ کا دن آتا تو وہ عدالت والوں سے کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا کیونکہ

منشی روڑے خاں صاحب کی گاڑی کا وقت نکل جائے گا۔ اس طرح وہ آپ ہی جب بھی منشی صاحب کا ارادہ قادیان آنے کا ہوتا انہیں چھٹی دے دیتا اور وہ قادیان پہنچ جاتے"

(الفضل 28 اگست 1941ء صفحہ 5-6)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 34

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

سچائی کا رعب

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن ابوجہل اور دوسرے سرداران قریش نے (آپس میں گفتگو کرتے ہوئے) کہا کہ اب تو محمد کا معاملہ ہمارے خلاف بہت پھیل گیا ہے اور بات بہت بڑھ گئی ہے اس لئے ایک ایسے آدمی کو تلاش کرو جو ٹونے ٹوٹکے اور جادو کا علم خوب جانتا ہو۔ جو کاہنوں کے طریق سے بھی خوب واقف ہو اور شاعر بھی پائے کا ہو۔ پھر وہ اس سے یعنی محمد مصطفیٰؐ سے بات کرے پھر ہمیں اس کی خبر لا کر دے۔ آخر ہمیں پتہ چلے کہ وہ کہتا کیا ہے۔ اس پر عتبہ (جو اس مجلس میں تھا بولا) کہ میں نے سنا ہے کہ وہ یعنی (محمدؐ) جادو کے علم سے بات کرتا ہے۔ کاہنوں کے طریق پر کلام کرتا ہے اور شعر کہتا ہے اور میں بھی ان تمام باتوں کا خوب علم رکھتا ہوں۔ اگر ماجرا وہی ہے جیسا تم خیال کرتے ہو تو مجھ سے بات ڈھکی چھپی نہیں رہے گی (میں خود اس کی تحقیق کروں گا) پھر عتبہ آنحضرتؐ کے پاس گیا اور حضورؐ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ "اے محمدؐ کیا تو بہتر انسان ہے یا ہاشم (جو تیرا پڑدادا ہے)۔ کیا تو بہتر انسان ہے یا عبد المطلب (جس کا تو پوتا ہے)۔ کیا تو بہتر انسان ہے یا عبد اللہ (جس کا تو بیٹا ہے) آنحضرتؐ اس کی بات سنتے رہے لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ پھر عتبہ کہنے لگا کہ آخر ہمارے معبودوں میں کونسی ایسی بات ہے کہ تو انہیں گالیاں دیتا ہے۔ تو کیوں ہمارے آباء و اجداد کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اگر تیرا مقصد ان باتوں سے صرف یہ ہے کہ تجھے حکومت مل جائے اور تو ہمارا حاکم بن جائے تو ہم تجھے اپنے جھنڈے تھما دیتے ہیں اور یقین کر کہ پھر تو تمام عمر ہمارا حاکم رہے گا۔

اگر تو یہ کام اس لئے کر رہا ہے کہ تجھے شادی کی ضرورت ہے اور تجھے کوئی رشتہ نہیں ملتا تو تو قریش کے جس خاندان سے چاہے گا ہم اس سے 10 لڑکیاں تیری خدمت میں حاضر کر دیں گے اور انہیں تجھ سے بیاہ دیں گے اور اگر یہ سب کچھ تو اس لئے کر رہا ہے کہ تجھے مال کی ضرورت ہے تو ہم سب اہل قریش اپنے مال جمع کر کے تیرے قدموں میں لا ڈالیں گے اور تجھے اتنا مال دے دیں گے کہ نہ صرف تو بلکہ تیرے پیچھے آنے والی نسلیں بھی پھر کبھی مال کی محتاج نہیں رہیں گی۔ راوی کہتے ہیں کہ عتبہ یہ سب کچھ بکتا رہا اور حضورؐ اس کی سب باتیں سنتے رہے اور آپؐ ایک لفظ منہ سے نہیں بولا۔ اور جب عتبہ نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اور خاموش ہو گیا تو بھی حضورؐ نے اپنی طرف سے ایک لفظ نہیں بولا۔ بلکہ اس سے مخاطب ہوئے اور سورہ حٰم سجدہ کی آیات پڑھنی شروع کیں اور پڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچے کہ (حٰم سجدہ-14)

یعنی اگر وہ اعراض کریں تو ان سے کہہ دے کہ میں نے تم کو اس عذاب سے جو عاد اور ثمود کا عذاب ہے ہوشیار کر دیا ہے تو عتبہ نے حضورؐ کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگا آپؐ کو رحمٰن خدا کا واسطہ اب بس کریں اب مجھے اور نہ ڈرائیں (وہ اتنا خوف زدہ تھا کہ) نہ وہ اپنے گھر گیا اور نہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا۔

ابوجہل اور اس کے ساتھی عتبہ کا انتظار کرتے رہے جب انتظار میں دیر ہو گئی تو ابوجہل کہنے لگا کہ لگتا ہے کہ عتبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف مائل ہو گیا ہے اور بعد میں جب ابوجہل وغیرہ نے عتبہ سے اس ملاقات کے بارہ میں سوال کئے تو اس نے سارا واقعہ ان کو سنایا اور پھر کہنے لگا۔

کہ تم جانتے ہی ہو کہ جب محمدؐ کوئی بات کہہ دے تو وہ کبھی جھوٹ نہیں ہوتی۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ عذاب جس سے محمدؐ تمہیں ڈراتا ہے تم پر ضرور آ جائے گا۔

(مسند عبد بن حمید عن ابی اکبر بن ابی شیبہ)

خدا سے ڈرو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ حضور کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ نے شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔

پھر آپ نے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک انصاری نے بتایا کہ یہ میرا اونٹ ہے۔ فرمایا۔

اس اونٹ نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور طاقت سے بڑھ کر کام لیتے ہو۔ خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے اس کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 8-اکتوبر 1999ء

4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن کلاس۔ آخری سبق۔
4-55 a.m. لقاء مع العرب۔
5-55 a.m. تبرکات۔ تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جلسہ سالانہ 1968ء
6-50 a.m. اردو کلاس۔
7-50 a.m. عربی زبان سیکھئے۔
8-05 a.m. تقریر۔
8-55 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن کلاس۔
11-05 a.m. کوئز تاریخ احمدیت۔
11-40 a.m. سرائیکی پروگرام۔ ترجمۃ القران کلاس-98-6-12
12-35 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔
2-45 p.m. انڈونیشین سروس۔
3-20 p.m. بنگالی سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-55 p.m. درود شریف۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
6-00 p.m. ڈاکومنٹری۔ تقریب تشکر۔
6-30 p.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 98-2-16
7-35 p.m. خطبہ جمعہ۔
8-35 p.m. چلڈرنز کارنر کلاس۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-25 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 9-اکتوبر 1999ء

12-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیئم۔
1-20 a.m. طبی معاملات۔ مضمون ڈائریا۔ مہمان۔ محمود احمد ظفر صاحب۔
1-50 a.m. خطبہ جمعہ۔
2-50 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ از ایم ٹی اے کینیڈا۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. ہفتہ وار جائزہ۔ آنے والے پروگرام۔
6-20 a.m. خطبہ جمعہ۔
7-20 a.m. اردو کلاس۔
8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
8-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ ہفتہ وار جائزہ۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-00 a.m. چلڈرنز کارنر۔ از احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا۔
11-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن ماریشس چلڈرنز کارنر۔
12-15 p.m. طبی معاملات۔ مضمون ڈائریا۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-00 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔ ہفتہ وار جائزہ۔
4-55 p.m. ڈینش زبان سیکھئے۔
5-20 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
6-55 p.m. چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
7-55 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
8-45 p.m. حکایات شیریں۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ ہفتہ وار جائزہ۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 10-اکتوبر 1999ء

12-55 a.m. التفسیر الکبیر
1-25 a.m. چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-25 a.m. جلسہ سالانہ 1999ء پر حضرت صاحب کا خطاب از جلسہ گاہ خواتین 99-7-31
3-25 a.m. ڈاکومنٹری۔ از احمدیہ ٹیلی ویژن پاکستان۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-45 a.m. کوئز خطبات امام۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-15 a.m. کینیڈین ہورائزن۔
7-15 a.m. اردو کلاس۔
8-10 a.m. ہفتہ وار جائزہ۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشحات قلم سیدنا حضرت مصلح موعود

دُنیا کو آزادی دینے والا نبیؐ

"......رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو ایسا شاندار ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ میں کس پہلو کو اختیار کروں اور کس کو چھوڑوں اور انتخاب کی آنکھ خیرہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ لیکن میں اس زمانہ کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے مضمون کے لئے آپؐ کی زندگی کے اس حصہ کو لیتا ہوں کہ کس طرح آپؐ نے دنیا کو اس غلامی سے نجات دلائی جو ہمیشہ سے دنیا کے گلے کا ہار ہو رہی تھی اور وہ عورتوں کی غلامی ہے۔ رسول کریم ﷺ کی آمد سے پہلے عورتیں ہر ملک میں غلام اور مملوک کی طرح تھیں اور ان کی غلامی مردوں پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ لونڈیوں کے بچے آزادی کی روح کو کامل طور پر جذب نہیں کرسکتے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیشہ سے عورت اپنی خوبصورتی یا خوب سیرتی کے زور سے بعض مردوں پر حکومت کرتی چلی آئی ہے لیکن یہ آزادی حقیقی آزادی نہ تھی کیونکہ یہ بطور حق کے حاصل نہ تھی بلکہ بطور استثناء کے تھی اور ایسی استثنائی آزادی کبھی صحیح جذبات کے پیدا کرنے کا موجب نہیں ہو سکتی۔

رسول کریم ﷺ کی بعثت آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہوئی ہے اس وقت تک کسی مذہب اور قوم میں عورت کو ایسی آزادی حاصل نہ تھی کہ اسے بطور حق کے وہ استعمال کر سکے۔ بے شک بعض ملک جہاں کوئی بھی قانون نہ تھا وہ ہر قسم کی قیود سے آزاد تھے لیکن اسے بھی آزادی نہیں کہا جا سکتا اسے آوارگی کہا جائے گا۔ آزادی وہ ہے جو تمدن اور تہذیب کے قواعد کو پورا کرتے ہوئے حاصل ہو۔ ان قواعد کو توڑ کر جو حالت پیدا ہو وہ آزادی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ وہ بلند ہمتی پیدا کرنے کا موجب نہیں بلکہ پست ہمتی پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور اس سے قبل عورت کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی جائیداد کی مالک نہ تھی۔ اس کا خاوند اس کی جائیداد کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ اسے اس کے باپ کے مال میں سے حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ وہ اپنے خاوند کے مال کی بھی وارث نہیں سمجھی جاتی تھی گو بعض ملکوں میں اس کی حین حیات وہ اس کی متولی رہتی تھی۔ اس کا نکاح جب کسی مرد سے ہو جاتا تھا تو یا تو وہ ہمیشہ کے لئے اس کی قرار دے دی جاتی تھی اور کسی صورت میں اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتی تھی اور یا پھر اس کے خاوند کو تو اختیار ہوتا تھا کہ اسے جدا کر دے لیکن اسے اپنے خاوند سے جدا ہونے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا خواہ اسے کس قدر ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ خاوند اگر اسے چھوڑ دے اور اس سے سلوک نہ رکھے یا کہیں بھاگ جائے تو اس کے حقوق کی حفاظت کا کوئی قانون مقرر نہ تھا۔ اس کا فرض سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو اور اپنے آپ کو لے بیٹھی رہے اور محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی پالے اور بچوں کو بھی پالے۔ خاوند کا اختیار سمجھا جاتا تھا کہ وہ ناراض ہو کر اسے مار پیٹ لے اور اس کے خلاف وہ آواز نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اگر خاوند فوت ہو جائے تو بعض ملکوں میں وہ خاوند کے رشتہ داروں کی ملکیت سمجھی جاتی تھی وہ جس سے چاہیں اس کا رشتہ کر دیں خواہ بطور احسان کے یا قیمت لے کر بلکہ بعض جگہ وہ خاوند کی جائیداد سمجھی جاتی تھی۔

بعض خاوند بیویوں کو فروخت کر دیتے تھے یا جوئے اور شرطوں میں ہار دیتے تھے اور وہ بالکل اپنے اختیارات کے دائرے میں سمجھے جاتے تھے۔ عورت کا بچوں پر کوئی اختیار نہیں سمجھا جاتا تھا' نہ خاوند کی زوجیت کی صورت میں' نہ اس سے علیحدگی کی صورت میں۔ عورت گھر کے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں رکھتی تھی۔ اور دین میں بھی خیال رکھا جاتا تھا کہ وہ کوئی درجہ نہیں رکھتی۔ دائمی نعمتوں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا اس کا نتیجہ یہ تھا کہ خاوند عورتوں کی جائیداد کو اڑا دیتے تھے اور اس کو بغیر کسی گزارہ کے چھوڑ دیتے تھے۔ وہ بیچاری اپنے مال میں سے صدقہ خیرات یا رشتہ داروں کی خدمت کرنے کی مجاز نہ تھی جب تک کہ خاوند کی مرضی نہ ہو اور وہ خاوند جس کے دانت اس کی جائیداد پر ہوتے تھے کبھی اس معاملہ میں راضی نہ ہوتا تھا۔ ماں باپ جن کا نہایت ہی گہرا اور محبت کا رشتہ ہے ان کے مال سے وہ محروم کر دی جاتی تھی حالانکہ جس طرح لڑکے ان کی محبت کے حق دار ہوتے ہیں اسی طرح لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جو ماں باپ اس نقص کو دیکھ کر اپنی لڑکیوں کو اپنی زندگی میں کچھ دے دیتے تھے ان کے خاندانوں میں فساد پڑ جاتا تھا کیونکہ لڑکے یہ تو سوچتے تھے کہ باپ ماں کے مرنے کے بعد وہ اس کی سب جائیداد کے وارث ہوں گے۔ ہاں یہ ضرور محسوس کرتے تھے کہ ان کے ماں باپ ان کی نسبت لڑکیوں کو زیادہ دیتے ہیں۔ اس طرح خاوند جس سے کامل اتحاد کا رشتہ ہوتا تھا اس کے مال سے بھی اسے محروم رکھا جاتا تھا۔ خاوند کے دور دور کے رشتہ دار تو اس کی جائیداد کے وارث ہو جاتے اور وہ عورت جو اس کی محرم راز اور عمر بھر کی ساتھی ہوتی جس کی محنت اور جس کے کام کا بہت سا دخل خاوند کی کمائی میں تھا وہ اس کی جائیداد سے محروم کر دی جاتی تھی۔ یا پھر وہ خاوند کی ساری ہی جائیداد کی نگران قرار دے دی جاتی تھی لیکن وہ اس کے کسی حصہ میں تصرف سے محروم تھی اور وہ اس کی آمد کو تو خرچ کر سکتی تھی لیکن اس کے کسی حصہ کو استعمال نہیں کر سکتی تھی اور اس طرح بہت سے صدقات جاریہ میں اپنی خواہش کے مطابق حصہ لینے سے محروم رہتی تھی۔ خاوند اس پر خواہ کس قدر ظلم کرے وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی تھی یا جن قوموں میں جدا ہو سکتی تھی ایسی شرائط پر کہ بہت سی شریف عورتیں اس جدائی سے موت کو ترجیح دیتی تھیں۔ مثلاً جدائی کی یہ شرط تھی کہ خاوند یا عورت کی بدکاری ثابت کی جائے اور پھر اس کے ساتھ ظلم بھی ثابت کیا جائے۔ اور اس سے بڑھ کر ظلم یہ تھا کہ بہت سی صورتوں میں جب عورت کا خاوند کے ساتھ رہنا ناممکن ہوتا تھا تو اسے کامل طور پر جدا کرنے کی بجائے صرف علیحدہ رہنے کا حق دیا جاتا تھا جو خود ایک سزا ہے۔

کیونکہ اس طرح وہ اپنی زندگی کو بے مقصد بسر کرنے پر مجبور ہوتی تھی یا پھر یہ ہوتا تھا کہ خاوند جب چاہے عورت کو جدا کر دے۔ لیکن عورت کو اپنی علیحدگی کا مطالبہ کرنے کا کسی صورت میں اختیار نہ تھا۔ اگر خاوند اسے معلقہ چھوڑ دیتا یا ملک چھوڑ جاتا اور خبر نہ لیتا تو عورت کو مجبور کیا جاتا کہ وہ اس کا انتظار عمر بھر کرتی رہے اور اسے اپنی عمر کو ملک اور قوم کے لئے مفید طور پر بسر کرنے کا اختیار نہ تھا۔ شادی کی زندگی بجائے آرام کے اس کے لئے مصیبت بن جاتی تھی۔ اس کا کام ہوتا کہ وہ خاوند اور بیوی دونوں کا کام بھی کرے اور خاوند کا انتظار بھی کرے۔ خاوند کا فرض یعنی گھر کے اخراجات کے لئے کمانا بھی اس کے سپرد ہو جاتا اور عورت کی ذمہ داری کہ بچوں کی نگہداشت اور ان کی پرورش کرے یہ بھی اس کے سپرد رہتا۔ ایک طرف قلبی تکلیف' دوسری طرف مادی ذمہ داریاں۔ یہ سب اس بیکس جان کے لئے روا رکھی جاتی تھیں۔ اور عورتوں کو مارا پیٹا جاتا اور اسے خاوند کا جائز حق تصور کیا جاتا۔ خاوندوں کے مرنے کے بعد عورتوں کا زبردستی خاوند کے رشتہ داروں سے نکاح کر دیا جاتا تھا یا اور کسی شخص کے پاس قیمت لے کر بیچ دیا جاتا بلکہ خاوند خود اپنی عورتوں کو بیچ ڈالتے۔ پانڈوں جیسے عظیم الشان شہزادوں نے اپنی بیویوں کو جوئے میں ہار دیا اور ملک کے قانون کے سامنے دروپدی جیسی شریف شہزادی اف نہ کر سکی۔ بچوں کی تعلیم یا پرورش میں ماؤں کی رائے نہ لی جاتی تھی اور ان کا بچوں پر کوئی حق نہ تسلیم کیا جاتا تھا۔ اگر ماں باپ میں جدائی واقع ہو تو بچوں کو باپ کے سپرد کیا جاتا تھا۔ عورت کا گھر سے کوئی تعلق نہ سمجھا جاتا تھا نہ خاوند کی زندگی میں نہ بعد۔ جب چاہتا خاوند اسے گھر سے نکال دیتا تھا اور وہ بے خانماں ہو کر ادھر ادھر پھرتی رہتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان

رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے ان سب ظلموں کو یک قلم مٹا دیا گیا۔ آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت خاص طور پر سپرد فرمائی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ مرد اور عورت بلحاظ انسانیت برابر ہیں اور جب وہ مل کر کام کریں تو جس طرح مرد کو بعض حقوق عورت پر حاصل ہوتے ہیں اسی طرح عورت کو مرد پر بعض حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ عورت اسی طرح جائیداد کی مالک ہو سکتی ہے جس طرح مرد ہو سکتا ہے اور خاوند کا کوئی حق نہیں کہ عورت کے مال کو استعمال کرے جب تک عورت خوشی سے بطور ہدیہ اسے کچھ نہ دے۔ اس سے جبراً مال لینا یا اس طرح لینا کہ شبہ ہو کہ عورت کی حیا انکار سے مانع رہی ہے نادرست ہے۔ خاوند بھی جو کچھ ہدیہ اسے دے وہ عورت کا ہی مال ہو گا اور خاوند اسے واپس نہیں لے سکے گا۔ وہ اپنی ماں اور اپنے باپ کے مال کی اسی طرح وارث ہو گی جس طرح کہ بیٹے اپنے ماں باپ کے وارث ہوتے ہیں۔ ہاں چونکہ خاندانی ذمہ داریاں مرد پر ہوتی ہیں اور عورت پر صرف اپنی ذات کا بار ہوتا ہے اس لئے اسے مرد سے آدھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح ماں بھی اپنے بیٹے کے مال سے اسی طرح حصہ پائے گی جس طرح باپ۔ گو مختلف حالات اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے کبھی باپ کے برابر اور کبھی کم حصہ اسے ملے گا۔ وہ اپنے خاوند کے مرنے پر اس کے مال کی بھی وارث ہو گی خواہ اولاد ہو یا نہ ہو کیونکہ اسے دوسرے کا دست نگر نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کی شادی بے شک ایک پاک اور مقدس عہد ہے جس کا توڑنا بعد اس کے کہ مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے انتہائی بے تکلفی پیدا کر لی نہایت معیوب ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ اگر عورت اور مرد کی طبیعت میں خطرناک اختلاف ثابت ہو یا مذہبی' جسمانی' مالی' تمدنی' طبعی مغائرت کے باوجود انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ اس عہد کی خاطر اپنی عمر کو برباد کر دیں اور اپنی پیدائش کے مقصد کو کھو دیں۔ جب ایسے اختلافات پیدا ہو جائیں اور مرد اور عورت متفق ہوں کہ اب اکٹھے نہیں رہ سکتے تو وہ اس معاہدہ کو بہ رضامندی باطل کر دیں۔ اور اگر مرد اس خیال کا ہو اور عورت نہ ہو تو آپس میں اگر کسی طرح سمجھوتا نہ ہو سکے تو ایک پنچایت ان کے درمیان فیصلہ کرے جس کے دو ممبر ہوں ایک مرد کی طرف سے اور ایک عورت کی طرف سے۔ پھر اگر وہ فیصلہ کریں کہ ابھی عورت اور مرد کو کچھ مدت مل کر رہنا چاہئے تو چاہئے کہ ان کے بتائے ہوئے طریق پر مرد اور عورت مل کر رہیں۔ لیکن جب اس طرح بھی اتفاق نہ پیدا ہو تو مرد عورت کو جدا کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں اس نے جو مال اسے دیا ہے وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔ بلکہ مہر بھی اسے پورا ادا کرنا ہو گا۔ برخلاف اس کے اگر عورت مرد سے جدا ہونا چاہئے تو وہ قاضی سے درخواست کرے اور اگر قاضی دیکھے کہ کوئی بداخلاقی کا محرک اس کے پیچھے نہیں ہے تو وہ اسے علیحدگی کا حکم دے اور اس صورت میں اسے چاہئے کہ خاوند کا ایسا مال جو اس کے پاس محفوظ ہو یا مہر اسے واپس کر دے۔ اور اگر عورت کا خاوند اس کے حقوق مخصوصہ کو ادا نہ کرے یا اس سے کلام وغیرہ چھوڑ دے یا اس کو الگ سلائے تو اس کی مدت مقرر ہونی چاہئے اور اگر وہ چار ماہ سے زائد اس کام کا مرتکب ہو تو اسے مجبور کیا جائے کہ یا اصلاح کرے یا طلاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے۔ اور اگر وہ اس کو خرچ وغیرہ دینا بند کر دے یا کہیں چلا جائے اور اس کی خبر نہ لے تو اس کا نکاح فسخ قرار دیا جائے (تین سال تک کی مدت فقہائے اسلام نے بیان کی ہے) اور اسے آزاد کیا جائے کہ وہ دوسری جگہ نکاح کر لے اور ہمیشہ خاوند کو اپنی بیوی اور بچوں کے خرچ کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ خاوند کو اپنی بیوی کو مناسب تنبیہہ کا اختیار ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ تنبیہہ سزا کا رنگ اختیار کرے تو اس پر لوگوں کو گواہ مقرر کرے اور جرم کو ظاہر کرے اور گواہی پر اس کی بنیاد رکھے اور سزا ایسی نہ ہو جو دیرپا اثر چھوڑنے والی ہو۔ خاوند اپنی بیوی کا مالک نہیں وہ اسے بیچ نہیں سکتا نہ اسے خادموں کی طرح رکھ سکتا ہے۔ اس کی بیوی اس کے کھانے پینے میں اس کے ساتھ شریک ہے اور اس کے ساتھ سلوک اپنی حیثیت کے مطابق اسے ادا کرنا ہو گا اور جس طبقہ کا خاوند ہے اس سے کم سلوک اسے جائز نہ ہو گا۔ خاوند کے مرنے کے بعد اس کے رشتہ داروں کو بھی اس پر کوئی اختیار نہیں، وہ آزاد ہے۔ نیک صورت دیکھ کر اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ اس سے اسے روکنے کا کسی کو حق نہیں نہ اسے مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک خاص جگہ پر رہے، صرف چار ماہ دس دن تک اسے خاوند کے گھر ضرور رہنا چاہئے تا اس وقت تک تمام حالات ظاہر ہو جائیں جو اس کے خاوند کے دوسرے متعلقین کے حقوق پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ عورت کو اس کے خاوند کی وفات کے بعد سال بھر تک علاوہ اس کے ذاتی حق کے خاوند کے مکان میں سے نہیں نکالنا چاہئے تا اس عرصہ میں وہ اپنے حصہ سے اپنی رہائش کا انتظام کر سکے۔ خاوند بھی ناراض ہو تو خود گھر سے الگ ہو جائے، عورت کو گھر سے نہ نکالے کیونکہ گھر عورت کے قبضہ میں سمجھا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں عورت کا بھی حصہ ہے اس سے مشورہ لے لینا چاہئے اور اسے بچہ کے متعلق کوئی تکلیف نہیں دینی چاہئے۔ دودھ پلوانے، نگرانی وغیرہ بچہ کے متعلق تمام امور میں اس سے پوچھ لینا چاہئے اور اگر عورت اور مرد آپس میں نبھاؤ کو ناممکن پا کر جدا ہونا چاہیں تو چھوٹے بچے ماں ہی کے پاس رہیں ہاں جب بڑے ہو جائیں تو تعلیم وغیرہ کے لئے باپ کے سپرد کئے جائیں۔ جب تک بچے ماں کے پاس رہیں ان کا خرچ باپ دے بلکہ ماں کو ان کے لئے جو وقت خرچ کرنا پڑے اور کام کرنا پڑے تو اس کی بھی مالی مدد خاوند کو کرنی چاہئے۔ عورت مستقل حیثیت رکھتی ہے اور دینی انعامات بھی وہ ہر قسم کے پا سکتی ہے۔ مرنے کے بعد بھی وہ اعلیٰ درجہ کے انعامات پائے گی اور اس دنیا میں بھی حکومت کے مختلف شعبوں میں وہ حصہ لے سکتی ہے اور اس صورت میں اس کے حقوق کا ویسا ہی خیال رکھا جائے گا جس طرح مردوں کے حقوق کا۔

یہ وہ تعلیم ہے جو رسول کریم ﷺ نے اس وقت دی جب اس کے بالکل برعکس خیالات دنیا میں رائج تھے۔ آپ نے ان احکام کے ذریعہ عورت کو اس غلامی سے آزاد کرا دیا جس میں وہ ہزاروں سال سے مبتلا تھی، جس میں وہ ہر ملک میں پابند کی جاتی تھی، جس کا طوق ہر مذہب اس کی گردن میں ڈالتا تھا۔ ایک شخص نے ایک ہی وقت میں ان دیرینہ قیود کو کاٹ دیا اور دنیا بھر کی عورتوں کو آزاد کر دیا اور ماؤں کو آزاد کر کے بچوں کو بھی غلامی کے خیالات سے محفوظ کر لیا اور اعلیٰ خیالات اور بلند حوصلگی کے جذبات کے ابھرنے کے سامان پیدا کر دئے۔

عالمی قوانین

مگر دنیا نے اس خدمت کی قدر نہ کی اس نے وہی بات جو احسان کے طور پر تھی اسے ظلم قرار دیا۔ طلاق اور خلع کو فساد قرار دیا ورثہ کو خاندان کی بربادی کا ذریعہ، عورت کے مستقل حقوق کو خانگی زندگی کا تباہ کرنے والا اور وہ اسی طرح کرتی چلی گئی اور کرتی چلی گئی اور تیرہ سو سال تک وہ اپنی نابینائی سے اس بینا کی باتوں پر ہنستی چلی گئی اور اس کی تعلیم کو خلاف اصول فطرت قرار دیتی چلی گئی یہاں تک کہ وقت آگیا کہ خدا کے کلام کی خوبی ظاہر ہوا اور جو تہذیب و شائستگی کے دعویدار تھے وہ رسول کریم ؐ کی تہذیب سکھانے والے حکام کی پیروی کریں۔ ان میں سے ہر اک حکومت ایک ایک کر کے اپنے قوانین کو بدلے اور رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے اصول کی پیروی کرے۔

انگریزی قانون جو طلاق اور خلع کے لئے کسی ایک فریق کی بدکاری اور ساتھ ہی ظلم اور مار پیٹ کو لازمی قرار دیتا ہے، 1933ء میں بدل دیا گیا۔ اور صرف بدکاری بھی طلاق اور خلع کا موجب تسلیم کر لی گئی۔

نیوزی لینڈ میں 1912ء میں فیصلہ کر دیا گیا کہ سات سالہ پاگل کی بیوی کا نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے اور 1925ء میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر خاوند یا بیوی عورت اور مرد کے حقوق کو ادا نہ کریں تو طلاق یا خلع ہو سکتا ہے اور تین سال تک خبر نہ لینے پر طلاق کو جائز قرار دیا گیا (بالکل اسلامی فقہاء کی نقل کی ہے مگر تیرہ سو سال اسلام پر اعتراض کرنے کے بعد۔)

آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ میں پانچ سالہ جنون کو وجہ طلاق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ تسمانیہ میں 1919ء میں قانون پاس کر دیا گیا ہے کہ بدکاری، چار سال تک خبر نہ لینا، بدمستی اور تین سال تک عدم توجہی، قید، مار پیٹ اور جنون کو وجہ طلاق قرار دیا گیا ہے۔ علاقہ وکٹوریا میں 1923ء میں قانون پاس کر دیا گیا کہ خاوند اگر تین سال خبر نہ لے، بدکاری کرے، خرچ نہ دے یا سختی کرے، قید، مار پیٹ یا عورت کی طرف سے بدکاری یا جنون یا سخت فساد کا ظہور ہو تو طلاق اور خلع ہو سکتا ہے۔

مغربی آسٹریلیا میں علاوہ اوپر کے قوانین کے حاملہ عورت کی شادی کو بھی فسخ قرار دیا گیا ہے (اسلام بھی اسے ناجائز قرار دیتا ہے۔)

کیوبا جزیرہ میں 1918ء میں فیصلہ کر دیا گیا کہ بدکاری پر مجبور کرنا، مار پیٹ، گالی گلوچ سزا یافتہ ہونا، بدمستی، جوئے کی عادت، حقوق کا ادا نہ کرنا، خرچ نہ دینا، متعدی بیماری یا باہمی رضامندی کو طلاق یا خلع کی کافی وجوہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔

اٹلی میں 1919ء میں قانون بنایا گیا کہ عورت اپنے مال کی مالک ہو گی اور اس میں سے صدقہ و خیرات کر سکے گی یا اسے فروخت کر سکے گی (اس وقت تک یورپ میں عورت کو اس کے مال کا مالک نہیں مانا جاتا تھا)۔ میکسیکو امریکہ میں بھی اوپر کی بیان کردہ وجوہ کو طلاق و خلع کے لئے کافی وجہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی باہمی رضامندی کو بھی اس کے جواز کے لئے کافی سمجھا گیا ہے۔ یہ قانون 1917ء میں پاس ہوا ہے۔ پرتگال میں 1915ء میں۔ ناروے میں 1909ء۔ سویڈن میں 1920ء اور سوئٹزرلینڈ میں 1912ء میں ایسے قوانین پاس کر دیئے گئے کہ جن سے طلاق اور خلع کی اجازت ہو گئی ہے۔ سویڈن میں باپ کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اٹھارہ سال تک کی عمر تک کے بچہ کے اخراجات ادا کرے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ میں گو قانون اب تک یہ کہتا ہے کہ بچہ پر باپ کا حق ہے لیکن عملاً اسلامی طریق پر اصلاح شروع ہو گئی اور جج عورت کے احساسات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں اور مرد کو مجبور کر کے خرچ بھی دلوایا جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک اس قانون میں بہت کچھ خامیاں ہیں۔ گو مرد کے حقوق کی حفاظت زیادہ سختی سے کی گئی ہے۔ عورت کو اس کے مال پر تصرف بھی دلایا جا رہا ہے لیکن ساتھ ہی بعض ریاستوں میں یہ بھی قانون پاس کر دیا گیا ہے کہ اگر خاوند اپاہج ہو جائے تو بیوی پر بھی اس کے اخراجات کا مہیا کرنا لازمی ہو گا۔

عورتوں کو ووٹ کے حقوق دئے جا رہے ہیں اور ان سے قومی امور میں مشورہ لینے کے لئے بھی راہیں کھولی جا رہی ہیں لیکن یہ سب باتیں رسول کریم ﷺ کے ارشادات کے پورے تیرہ سو سال کے بعد ہوئی ہیں اور ابھی کچھ ہونی باقی ہیں۔ بہت سے ممالک میں ابھی عورت کو باپ اور ماں اور خاوند کے مال کا وارث نہیں قرار دیا گیا اور اسی طرح اور کئی حقوق باقی ہیں جن میں (دین) اب بھی باقی دنیا کی رہنمائی کر رہا ہے لیکن ابھی اس نے اس کی رہنمائی کو قبول نہیں کیا۔ لیکن وہ زمانہ دور نہیں جب رسول کریم ﷺ کی رہنمائی کو ان معاملات میں بھی دنیا قبول کرے گی جس طرح اس نے اور معاملات میں قبول کیا اور آپ ؐ کا جہاد عورتوں کی آزادی کے متعلق اپنے پورے اثرات اور نتائج ظاہر کرے گا۔

(الفضل قادیان 12۔جون 28ء)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اللہ نے حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

قرآن کریم نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکرگزار بچے بن کے رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو (کلام الٰہی) میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

سورۂ عنکبوت میں ہے (-) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔ اور سورۂ لقمان میں ہے:۔

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔.....

کی جو آیات ہیں ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں۔ ایک۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔ تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اف تک نہ کہو۔ چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ بھی تلخ کلامی سے کام نہ لو۔ پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو۔ ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو۔ جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

(از خطبہ 20۔جولائی 1979ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر احسان الحق صاحب

ذیابیطس اور اس کا علاج

ذیابیطس Diabetes Mellitus یونانی اصطلاح میں اس بیماری کا نام ہے جس میں کہ پیشاب میٹھا ہوتا ہے اور زیادہ مقدار میں خارج کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایک ایسی بیماری کی حالت بھی ہوتی ہے جس میں کہ پیشاب بنتا تو بہت زیادہ ہے مگر میٹھا نہیں ہوتا۔ اس بیماری کو (Diabetes Insipidus) کا نام دیا گیا ہے۔ ان دو بیماریوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ ذیابیطس کا ذکر اس لحاظ سے ضروری ہے کہ فی زمانہ اندھے پن کی سب سے زیادہ موجب یہ بیماری ہے اور فالج کے ظاہر ہونے میں بھی اس بیماری کا بہت اہم کردار ہے جس طرح کہ دل کی بیماری میں۔

(Diabetes Mellitus) طبی لحاظ سے ایک Metabolic Disorder جانا جائے گا۔ Metabolism وہ عمل ہے جس کے ذریعہ ہر ایک جاندار اور اس کے اندر کام کرنے والے Cells باہر سے حاصل کردہ غذا کو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے استعمال میں لاتے ہیں۔ ذیابیطس میں اولین اور اصولی طور پر کاربوہائیڈریٹ کی میٹابولیزم اثر انداز ہوتی ہے۔

ذیابیطس اس بیماری کا نام ہے جس میں خون کے اندر شوگر کی جو کہ سب سے ضروری اور بنیادی وجہ کاربوہائیڈریٹ ہے جو زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس زیادتی کی وجہ انسولین کی کمی ہے۔ انسولین ایک ہارمون ہے جو کہ پنکریاز (لبلبہ) کا Gland بناتا ہے۔ پنکریاز پیٹ میں انتڑیوں اور معدہ کے پیچھے چھپے ہوئے غدود کا نام ہے۔ اس کے اندر بیٹا سیلز ہارمون انسولین بناتے ہیں جو کہ خون کے اندر شکر کی مقدار کی زیادتی کو کم کرتا ہے۔ پنکریاز کے دوسرے ایلفا سیلز ایک دوسرے ہارمون جس کا نام Glugagon ہے۔ بناتے ہیں۔ اس ہارمون کے اثرات انسولین کے مخالف ہیں اور اس ہارمون کی موجودگی میں شکر کے خون میں بڑھنے کے امکانات ہو جاتے ہیں۔ گلوکوز جسم کی نشوونما کے لئے ایک بنیادی ایندھن کا کام دیتی ہے۔ انسولین اس ایندھن کو استعمال میں لانے کے لئے ضروری ہے۔ انسولین جسم کے ٹشوز میں گلوکوز کی Utilization میں مدد دیتی ہے۔ انسولین کی کمی کی حالت میں ٹشوز خون سے حاصل ہونے والی گلوکوز کو استعمال میں نہیں لا سکتے جس کے نتیجہ میں گلوکوز خون میں زیادہ مقدار میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر خون میں گلوکوز کا لیول 180 M G/100 M L سے اوپر ہو جائے تو گردے جو نارمل حالت میں گلوکوز کو جسم کی نشوونما کے لئے ضروری غذا سمجھتے ہوئے پیشاب میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے 180 M G/100 M L گلوکوز کے خون میں لیول کو Renal Threshold کہلاتا ہے جب یہ Threshold عبور ہو جائے تو گلوکوز پیشاب میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں پیشاب کے ذریعہ گلوکوز کے علاوہ پانی اور الیکٹرولائٹس یعنی نمک سوڈیم اور پوٹاشیم کا بھی اخراج بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں اور بار بار آنا شروع ہو جاتا ہے اور الیکٹرولائٹس کے اخراج کی وجہ سے پانی کے اخراج سے خون میں ان کی کمی کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن Dehydration یعنی خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ گلوکوز بطور ایندھن کے میسر نہیں اس لئے پروٹین اور فیٹس Fats سے جسم کو طاقت حاصل کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ پروٹین اور فیٹس Fats پٹھوں اور جلد کے نیچے جمع شدہ چربی سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ ان کے ضائع ہونے سے جسم کے وزن میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بھوک چمک اٹھتی ہے مگر وزن اس کے باوجود گرتا جاتا ہے۔ پروٹین اور فیٹس کے استعمال سے تیزابی مادہ خون میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر اس بری حالت کا بروقت علاج نہ ہو تو ڈی ہائیڈریشن Dehydration کے ساتھ مل کر تیزابی مادہ Acidosis پیدا کر دیتا ہے۔ یہ ایک سنگین صورت احوال ہے۔ علاج بروقت اور صحیح نہ ہونے کی صورت میں بے ہوشی یعنی کوما (Coma) کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ انسولین کی دریافت سے پہلے پچاس فیصد اموات اس Complication کی وجہ سے ہوتی تھیں۔

ظاہر ہے کہ جسم سے ضروری اجزاء کے ضائع ہو جانے سے کمزوری اور ناطاقتی پیدا ہو گی جس کا اظہار اکثر ذیابیطس کے مریض کرتے ہیں۔ بھوک زیادہ لگنے کے ذکر میں یہ کہنا شامل ہو گا کہ بھوک کی زیادتی میٹھی چیزوں کے لئے زیادہ ہوتی ہے۔

ذیابیطس کی سب علامات یکایک یا تھوڑے ہی وقت میں شروع نہیں ہوتیں۔ بڑی عمر میں ذیابیطس کی تشخیص اکثر روٹین معائنہ کے دوران ہوتی ہے۔ جب کہ پیشاب کے معائنہ پر اس میں شوگر کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ذیابیطس کا اظہار اس کی کسی پیچیدگی (Complication) کی صورت میں ہو۔ ان Complications کا ذکر بعد میں ہو گا۔ یاد رکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بھی ذیابیطس کے برے اثر سے بچ نہیں سکتا۔

بعض حالات میں Renal Threshold تبدیل ہو کر کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔ Threshold کے کم ہو جانے کی صورت میں شوگر پیشاب میں اس وقت بھی خارج ہو سکتی ہے جب کہ خون میں شکر کا لیول 180 M G/100 M L سے بڑھا ہوا نہیں۔ Threshold کے اوپر جانے کی صورت میں پیشاب میں شوگر کی عدم موجودگی ہو گی۔ حالانکہ خون میں شوگر کا لیول 180 M G/100 M L سے بڑھا ہوا پایا جاتا ہے۔ ان حالتوں میں یہ ضروری امر ہے کہ ذیابیطس کے مرض کی تشخیص خون میں شوگر کے لیول کو جانچنے سے ہو۔ اس طرح پیشاب میں شوگر کی عدم موجودگی ذیابیطس کی تشخیص کو رد نہیں کر سکتی۔

ذیابیطس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم کو Insuline Dependent Diabetes کہتے ہیں۔ یہ عموماً 30 سال کی عمر سے قبل ظاہر ہوتی ہے اور اس کو جوانی کی ذیابیطس بھی کہا جاتا ہے کہ اس عمل میں کسی Viral Infection کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی ذیابیطس میں انسولین کی کمی یقینی ہے اور اس کا علاج بغیر انسولین کے استعمال کے ہو ہی نہیں سکتا۔ ظاہر ہے کہ غیر تسلی بخش علاج کی صورت میں اس قسم کی ذیابیطس میں Complications جلد بھی اور خطرناک بھی ہو سکتی ہیں۔

دوسری قسم

Non Insuline Dependent Diabetes

کی ہے جو کہ عموماً 30 یا 40 سال کی عمر کے بعد ظاہر ہوتی ہے اس کو درمیانی عمر کی ذیابیطس بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ذیابیطس عموماً زیادہ وزنی لوگوں میں پیدا ہوتی ہے اور اس کو Obesity Diabetes کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ ایک ہی کنبہ کے کئی افراد کو ہو سکتی ہے اور اس کے پیدا ہونے کا دارومدار بہت حد تک وراثت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس قسم کی ذیابیطس میں پنکریاز کا غدود انسولین بنا تو سکتا ہے لیکن اس کی مقدار جسم کی ضروریات کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ سالہا سال زیادہ اور غلط قسم کے کھانے کے استعمال سے اور اس طرح وزن کے بڑھ جانے کی وجہ سے پنکریاز زیادہ سے زیادہ انسولین بنانے کی کوشش میں تھک جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسولین کی کمی اس بیماری میں قطعی یعنی Absulute نہیں بلکہ مقابلتاً یعنی Relative ہوتی ہے جسم کی ضروریات کو پنکریاز خاطر خواہ طریقہ پر پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ذیابیطس کی تشخیص

جیسے کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ بہت دفعہ بیماری کا پتہ روٹین معائنہ کے دوران چلتا ہے جب کہ کوئی علامات نہیں ہوتیں۔ ایسا عام طور پر Non Insuline Dependent Diabetes میں ہوتا ہے۔ اگر کھانے کے دو گھنٹہ بعد پیشاب میں شکر موجود ہے تو ذیابیطس کا شک کرنا چاہئے اور اس کو ثابت کرنے کے لئے خون میں شوگر لیول کو جانچنے کی ضرورت ہے۔ اگر خون میں کھانے کے دو گھنٹہ بعد کا شوگر لیول 250 M G/100 M L ہے تو ذیابیطس کی تشخیص تقریباً یقینی ہے۔ اگر شوگر کا لیول اس سے کم ہے اور M G 100 M L یا 200 M G کے لگ بھگ ہے تو Glucose Tolerance Test سے اس کو ثابت کرنا چاہئے۔ ذیابیطس کی تشخیص ہو جانے پر اس بات کی ضرورت ہے کہ مکمل طبی معائنہ ہو۔ ذیابیطس کی پیچیدگیوں کے پیش نظر آنکھ، دماغ، دل اور گردہ کے عمل کا پورا معائنہ ہونا چاہئے۔ چھاتی کے ایکسرے۔ ای سی جی اور گردوں کے ٹیسٹ اور خون میں چربی یعنی Cholesterol اور Triglycerides کے لئے ٹیسٹ شامل ہونے چاہئے۔

ذیابیطس کے علاج کی خاطر چند مقاصد مدنظر رکھنے ضروری ہیں۔ بہترین علاج وہ ہے کہ جس کے ذریعہ مریض اپنی زندگی کو نارمل اور تندرست انسان کی طرح بسر کرنے کے قابل ہو جائے۔ نہ صرف کہ بیماری کی علامات ختم ہو جائیں بلکہ انسان کو معمول کی توانائی حاصل ہو مگر انسان کی حرکات و سکنات کی مناسبت سے اس میں 400 سے لے کر 1000 حرارے تک جمع کئے جا سکتے ہیں۔ اگر مریض بہت زیادہ وزنی ہے تو اسے 1000 حراروں پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔

اصولاً بڑی عمر کی ذیابیطس میں مناسب کنٹرولڈ ڈائٹ کے پروگرام سے ہی بیماری پر قابو پا لینا چاہئے۔ اس امر میں کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ ڈائٹ کے کنٹرول پر پوری توجہ نہ ہو۔ یقیناً غذا کے ساتھ ورزش کا بھی اہم کردار ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، ہر دونوں جہتوں سے اپنے جذبہ کو اور عادتوں کو قابو کرنا پڑتا ہے احمدی احباب کے لئے یہ مشکل کام نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تحریک جدید مالی قربانی کے علاوہ جسمانی اور جذباتی قربانی کا بھی تقاضا کرتی ہے۔

اکثر مریض خوراک اور ورزش کے اصولوں پر عمل نہیں کر پاتے ان کے لئے Oral Hypoglycaemic Agents کا استعمال جائز ہو تو جاتا ہے لیکن میرے سامنے جب بھی یہ مسئلہ پیش ہوتا ہے تو نہ صرف میں بادل نخواستہ ایک لحاظ سے اپنے کئے کی ہار مان جاتا ہوں اس پہلو سے کہ میری اپنی کوشش میں کمی رہ جانے کی وجہ سے مریض میری ہدایات پر پورا عمل نہیں کر سکا بلکہ مجھے سخت قلق ہوتا ہے اور ذہنی کوفت ہوتی ہے جب میں نسخہ لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔

Oral Hypoglycalerenic Agents دو قسم کے ہیں عام طور پر Sulphonylurea استعمال میں آتے ہیں جن میں کہ Daonil اور Diamicron شامل ہیں۔ ان کا اثر آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے اور 24 گھنٹہ تک یا کچھ اس عرصہ سے زیادہ بھی رہ سکتا ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے ان کو دن میں ایک یا دو دفعہ سے زیادہ لینے کی ضرورت نہیں ہونا چاہئے' عموماً ناشتہ سے پہلے لئے جاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے بھوک بڑھ جانے اور وزن میں اضافہ کا احتمال رہتا ہے اور زیادہ عمر کے لوگوں میں خصوصاً جب کہ خوراک کی خاطر خواہ مقدار کی طرف توجہ نہ ہو تو خون میں شوگر کے خطرناک لیول پر کم ہونے کا خدشہ ہو سکتا ہے اور چونکہ ان دوائیوں کا سسٹم میں سے اخراج آہستہ آہستہ ہوتا ہے Hypoglycaemic کی صورت میں دیر تک قائم رہ سکتی ہے بیہوشی اور کوما (Coma) کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے

Oral Hypoglycaemic دوائیوں کی دوسری قسم Biguanides ہیں جن میں Glucophage شامل ہے۔ یہ دوائیاں عموماً کھانے کے بعد استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کے استعمال سے وزن میں کمی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس لئے موٹاپا کی صورت میں ان کا استعمال جائز ہو گا۔ بعض حالات میں دونوں قسم کی ادویات اکٹھی استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ دوائیاں مجموعی لحاظ سے محفوظ ہیں اور کرہ ارض پر بہت سے ذیابیطس کے مریض ان دوائیوں کو سالہا سال سے لے رہے ہیں۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ذیابیطس کے اپنے برے اثرات اور پیچیدگیاں ان دوائیوں کے برے اثرات سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک انسولین سے علاج کا تعلق ہے انسولین کا استعمال تو ایک Replacement Therapy ہے۔ جسم میں انسولین کی کمی ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپ کو انسولین باہر سے لینا پڑتی ہے۔

مریض اور طبیب کا رابطہ اور دائمی تعلق کا قائم ہونا بیماری کے انسداد کے لئے از حد ضروری ہے۔ ایک موزوں وقفہ کے بعد جو کہ بیماری کی شدت پر اور اس کی پیچیدگیوں پر منحصر ہے۔ مریض کو طبیب سے مشورہ لینا ہو گا۔ مریض کو پیشاب میں شوگر کے ٹیسٹ سے واقف ہونا چاہئے۔ اب تو گلوکومیٹر کے ذریعہ خون میں بھی شوگر کا لیول پتہ کیا جا سکتا ہے اور اس کا استعمال ناخواندہ مریض بھی سیکھ سکتا ہے۔ علاج کے آغاز کی منزلوں میں خون میں شوگر کا لیول بار بار دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چوبیس گھنٹہ کا بلڈ شوگر کا پروفائل (Profile) لیا جا سکتا ہے۔ یعنی شوگر کا لیول ناشتہ سے پہلے' دوپہر کے کھانے سے پہلے۔ رات کو کھانے سے پہلے اور رات کو سونے سے پہلے مریض کو خون میں شوگر کے کم ہونے کے اثرات کا بھی علم ہونا چاہئے۔

میں Sweeking Agents کے استعمال کا قائل نہیں ان کے استعمال سے شوگر کے استعمال کی لذت کم نہیں ہوتی اور موٹاپا کی موجودگی میں اس میں کمی نہیں آسکتی۔

ذیابیطس کی پیچیدگیاں

ذیابیطس جسم کے ہر عضو پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس بیماری کی موجودگی میں مریض کی دفاعی طاقتیں انفیکشن کے خلاف کمزور ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے جلد کی بیماریاں مثلاً پھوڑا' پھنسی کے علاوہ کاربنکل بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن یہاں تک کہ دق کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گردہ میں انفیکشن کی سوزش کی وجہ سے گردہ تباہ ہو سکتا ہے۔ ذیابیطس میں بیکٹیریل انفیکشن کے علاوہ فنگس کی انفیکشن کے مواقع بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہ مقاصد زیر غور ہوں گے تو ذیابیطس کی خطرناک پیچیدگیوں سے مریض بچ سکے گا۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ تالی دو ہاتھ سے بجائی جائے۔ طبیب اور اس کے زیر علاج مریض دونوں اپنی اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ چونکہ علاج زندگی بھر چلتا ہے اس لئے ڈاکٹر اور مریض کے درمیان مستقل رابطہ کا قائم ہونا ضروری ہے۔ مریض کی فلاح کی خاطر اور اس کی بقا کی خاطر ممکن ہے ڈاکٹر کو سختی اور درشتی کا رویہ بھی استعمال کرنا پڑے۔ بگڑی ہوئی اولاد اگر نرمی کے ساتھ شعور حاصل نہ کرے تو سخت اقدام بھی اٹھانا جائز ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اور مریض کا رشتہ بھی عدل اور احسان سے بڑھ کر اگلے درجہ پر قائم ہونا چاہئے مریض کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بغیہ یعنی بغاوت کی حد تک پہنچ کر اپنی جان کے لئے فتنہ کی صورت پیدا نہ کرے۔ ڈاکٹر اور مریض کے رشتہ کو قرآن شریف نے سمجھا دیا ہے اور ایک احمدی کے لئے اس رشتہ کو سمجھنا مشکل نہیں ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ مریض کو بیماری کے مختلف پہلوؤں سے وقت صرف کرکے آگاہ کرے۔ مریض اپنی جگہ پر قوت ارادی کو بڑھا کر سخت ڈسپلن پر کاربند ہو اور بیماری پر قابو پائے۔ مریض کو یہ یاد رکھنا ہے کہ زندگی اللہ کی عنایت ہے اور اس کا دنیا میں آنا اپنا عمل نہیں اور ہر انسان کی زندگی کے ساتھ ایک مقصد چسپاں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا اس بلند مقصد کو ادا کرنے کے لئے روحانی اور جسمانی صحت دونوں کی ضرورت ہے اور ایک کے بغیر دوسری پنپ نہیں سکتی۔

ذیابیطس کا علاج اصولاً تین طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اول محض غذا کے کنٹرول سے۔ دوم غذا کے کنٹرول کے ساتھ شوگر کے لیول کو کم کرنے والی ادویات جو کھائی جا سکتی ہیں اور جن کو Oral Hypoglycaenic Agents کہا جاتا ہے۔ سوم غذا کے کنٹرول کے ساتھ انجکشن کے ذریعہ انسولین کا استعمال۔ جوانی کی ذیابیطس کا علاج انسولین کے بغیر ممکن نہیں۔ اس صورت میں بہتر ہو گا کہ اپنے تئیں انجکشن دینا سیکھنا ہو گا۔ عموماً Unmodified یعنی Regular یا Insuline Neutral کا استعمال Depot Insuline کے ساتھ ملا کر ہوتا ہے۔ ان دو قسم کی انسولین کی ملاوٹ سے صبح اور شام کے انجکشن کے ساتھ بلڈ شوگر اس طرح کنٹرول کی جا سکتی ہے کہ نہ تو وہ کھانے کے بعد بہت اوپر جائے اور نہ ہی کھانے سے پہلے نیچے چلی جائے۔ Regular Insuline کا اثر آدھا گھنٹہ میں شروع ہو جاتا ہے۔ تین چار گھنٹے میں اس کا اثر اپنی انتہا تک پہنچ کر چھ گھنٹے کے عرصہ میں تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔

Depot Insuline کا اثر چار چھ گھنٹے میں شروع ہو کر آٹھ دس گھنٹے میں انتہائی حد تک پہنچ کر بارہ چودہ گھنٹے میں خاتمہ کے قریب پہنچ جاتا ہے کہ دو قسم کی انسولین کے اثرات ظاہر ہونے کی رفتار میں اختلاف کی وجہ سے ان دونوں کا اکٹھا استعمال بہتر نتیجہ خیز ہے۔

غذا کے نظام کو استوار کرنا ایک ذیابیطس کے مریض کے لئے ضروری ہے۔ غذا کی مقدار اور غذا کے مختلف اجزاء یعنی کاربوہائیڈریٹ پروٹین اور چکنائی میں توازن کا ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ غذا کا صحیح وقت پر لینا اور اس لحاظ سے ایک اصول والی زندگی کو اپنانا بیماری کے کنٹرول میں ممد ہو گا۔ یہ درست ہے کہ غذا میں اس قسم کا ردوبدل ضرور ہونا چاہئے جس سے کہ انسان غذا کی بندش کی وجہ سے طبیعت میں تنگی اور بوجھ محسوس نہ کرنے لگ جائے۔ تھوڑی سی عقلی محنت سے اور دلچسپی لینے سے غذا کے تجویز کرنے کے وقت مریض کی جسمانی ضروریات کا اندازہ بھی لگانا ضروری ہے۔ مریض کی عمر' جنس' اس کی جسمانی Activity اور موجودہ وزن کو سامنے رکھتے ہوئے غذا تجویز ہونی چاہئے' ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب وزن کو برقرار رکھنا نصب العین ہو گا۔ ایک وزنی یعنی درمیانی عمر کے موٹے شخص کو ایک ہزار سے پندرہ سو کلوریز کی ضرورت ہو گی۔ بڑی عمر کے مریض کو جو کہ وزنی اور موٹا نہیں 1400 سے 1800 کلوریز کی ضرورت ہو گی۔ 50 فیصد حرارے کاربوہائیڈریٹس سے حاصل ہونے چاہئیں۔ 15 فیصد پروٹین سے اور 35 فیصد چکنائی سے جبکہ کاربوہائیڈریٹ کا ایک گرام 4 حرارے مہیا کرتا ہے۔ پروٹین کا ایک گرام بھی ایسا ہی کرتا ہے لیکن چکنائی کا ایک گرام اس سے دگنی یعنی آٹھ کلوریز دیتا ہے۔

درمیانی ساخت کے آدمی کا وزن پونڈز میں اس طرح نکالا جاتا ہے کہ پہلے 5 فٹ کے قد کے لئے 106 پاؤنڈ اور اس کے بعد ہر زائد انچ کے لئے 6 پاؤنڈ جمع کئے جاتے ہیں یعنی 5 فٹ 6 کے قد کے آدمی کے لئے زیادہ سے زیادہ وزن 142 پاؤنڈ ہونا چاہئے۔ اگر اس وزن کو 10 سے ضرب دیا جائے تو چوبیس گھنٹے کی ضرورت نکل آتی ہے۔

ذیابیطس خون کی شریانوں پر ہر عضو میں اثر انداز ہوتی ہے لیکن اس کے خطرناک نتائج دماغ' آنکھ' دل اور گردہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ٹانگوں اور بازوؤں کی شریانوں پر گہرا اثر خون کے دوران کو بند کرکے گینگرین کو پیدا کر سکتا ہے۔ دماغ میں فالج لاحق ہو سکتا ہے فی زمانہ ذیابیطس واحد بیماری ہے جس سے کہ اندھاپن پیدا ہوتا ہے دل کی شریانوں پر اثر ہونے سے دل کے حملہ کے مواقع بڑھ جاتے ہیں اور ذیابیطس میں خاموش ہارٹ اٹیک Silent Heart Attack بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی مریض کو پتہ نہیں چلتا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے کیونکہ وہ درد اور دوسرے اثرات دل کی بیماریوں کے محسوس کرنے نہیں پاتا۔

علاوہ انفیکشن کے گردہ پر اس کی شریانوں کے بند ہونے سے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اعصابی نظام پر بہت سے اثرات وارد ہوتے ہیں جن میں Peripheral Neurites عام ہے اور اس میں پاؤں اور ٹانگوں میں سنسناہٹ درد اور آخر کار درد اور چھونے سے موجودگی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کی بیماری ساری عمر کا روگ ہے لیکن اس کا علاج خدا کے فضل سے موجود ہے۔ مریض کو اپنی بیماری کی سمجھ رکھنا ہے اور علاج کو جاری رکھنا ہے تاکہ اس بیماری کی پیچیدگیوں سے بچ سکے۔

محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو غالباً 26 یا 27 سال کی عمر میں بیماری لاحق ہوئی لیکن ان کی زندگی ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہوئی اور اس کی داستان آپ کے سامنے ہے۔ 97 سال کی بھرپور زندگی صرف کرنے کا فضل حاصل ہوا۔ ان کی صحت کا راز یہ تھا کہ وہ ڈاکٹر جوشی کی ہدایات پر عمل کرتے رہے اور جس طریقہ سے بیماری کا علاج کرنا چاہئے تھا اس کا حق ادا کیا۔ زندگی خدا کا عطیہ ہے اور اس کا صرف کرنا اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے۔ بغیر صحت مندی کے یہ حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمال عبدالناصر

○ مصر کے سابق صدر جمال عبدالناصر کا نام بیسویں صدی کے مسلمان رہنماؤں میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ انہوں نے ایسے کام سر انجام دئے جو اس وقت تقریباً ناممکن سمجھے جاتے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے 23۔ جولائی 1952ء کو فوجی انقلاب کے ذریعے شاہ فاروق کو معزول کیا۔ اور جون 1953ء میں جب مصر کو جمہوریہ قرار دیا گیا تو صدر نجیب کو ہٹا کر خود مصر کے صدر بن گئے۔ 1956ء میں انہوں نے نہر سویز کو مصر کی قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔ اور انگلینڈ' فرانس اور اسرائیل کی مشترکہ فوجوں کا ہمت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا اور آخر کار نہر سویز کی ملکیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ وہ پان اسلام ازم کے زبردست حامی تھے۔ 1958ء میں انہوں نے شام کے ساتھ اتحاد کرکے متحدہ عرب جمہوریہ قائم کی۔

لیکن 1967ء میں اسرائیل کے خلاف جنگ میں ان کی فوجوں کو شکست ہوئی جس پر انہوں نے صدارت کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ لیکن عوام کے زبردست دباؤ پر اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔ لیکن اس کا اثر ان کی صحت پر بہت برا پڑا اور 28۔ ستمبر 1970ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ 18۔ اکتوبر تا 7۔ نومبر 1999ء سے بیس روزہ قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیرِ انتظام شروع ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ہر ضلع سے کم از کم ایسے دو نمائندے شامل ہونے ضروری ہیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور استاد بن کر دوسروں کو قرآن کریم پڑھانے کا شوق اور صلاحیت رکھتے ہوں اس بیس روزہ کلاس میں قرآن کریم تجوید' لفظی ترجمہ اور آسان گرائمر کے ساتھ سکھایا جائے گا۔ امید ہے امراء اضلاع اور صدر صاحبان اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلاس سے استفادہ کے لئے اپنے ضلع سے مناسب افراد کا انتخاب کرکے بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن و وقف عارضی)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری حفیظ اللہ باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک R-6/103 ضلع بہاولنگر مورخہ 99-9-9 اور 99-9-10 کی درمیانی شب اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔ 10۔ ستمبر کو مکرم مربی صاحب نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور وہیں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بجلی بند رہے گی

ربوہ

12-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
14-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
18-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
23-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
27-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
29-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر

محلہ دار الفضل

11-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
21-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
25-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر
30-10-99	صبح 8 تا 12	بجے دوپہر

(واپڈا)

درخواست دعا

○ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید کے پِتّہ کا فضل عمر ہسپتال میں کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ موصوف بفضل تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ محترم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ امتہ الشافی ماہا بنت مکرم عبدالحئی صاحب جو کہ واقفہ نو ہے 99-9-19 کو چائے کا کپ جسم پر گرنے سے جل گئی۔ زخم زیادہ گہرے آئے۔ اور الائیڈ ہسپتال میں داخل ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری عبدالرحمان سیفی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد کی پوتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ حبیب بینک ربوہ کا فون نمبر جو 666 تھا اب تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا فون نمبر 213060 ہے۔ صارفین سے درخواست ہے کہ نئے نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

مشرف احمد ملک
مینیجر حبیب بینک لمیٹڈ۔ ربوہ

بقیہ صفحہ 2

8-20 a.m. ڈینش زبان سیکھیے۔
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ - خبریں۔
11-00 a.m. ہفتہ وار جائزہ۔
11-15 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
11-40 a.m. حضرت صاحب کا خطاب جلسہ سالانہ 1999ء از جلسہ گاہ خواتین۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-55 p.m. اردو کلاس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. چینی زبان سیکھیے۔
5-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ہفتہ وار جائزہ۔
7-25 p.m. انگریزی بولنے والے احباب سے ملاقات۔
8-30 p.m. چلڈرنز کلاس۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ
10-25 p.m. اردو کلاس۔
11-20 p.m. ہفتہ وار جائزہ۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا نے دو روسی طیارے مار گرائے

چیچنیا کی فوج کے ہیڈ کوارٹر نے کہا ہے کہ اس کی افواج نے امریکی ساخت کے سٹنگر میزائل داغ کر دو روسی طیارے مار گرائے اور اس حملے میں دونوں روسی پائلٹ بھی مارے گئے۔ روس نے 48 گھنٹے گزرنے کے بعد چیچنیا میں دو جنگی طیارے گم ہو جانے کا اعتراف کیا۔ جمہوریہ میں مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے روسی فوج نے جمہوریہ چیچنیا کے ایک تہائی حصے پر قبضے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ روس اور چیچنیا کی لڑائی میں مزید 60 روسی فوجیوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ روسی فوج بھاری توپخانے کا استعمال کر رہی ہے۔ چیچنیا کے صدر اسلان سخادوف نے کہا ہے کہ داغستانی مجاہدین کو ختم کرنے کی آڑ میں روس چیچنیا پر قبضے کی کوشش کر رہا ہے۔ روسی حکام لڑائی طویل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے دفاع کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔ چیچن ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے شدید لڑائی کے بعد روسی فوج سے 4 دیہات آزاد کرا لئے ہیں۔ ایک لاکھ چیچن شہری جنگ کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے محفوظ علاقوں کی طرف یا پڑوسی ریاست انگشتیا کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔

ترکی یورپی یونین کا رکن بن گیا

یورپی یونین نے ترکی کو رکنیت دے دی۔ جرمنی اور یونان نے یورپی یونین کے سربراہان کے اجلاس میں ترکی کی شمولیت پر اتفاق کر لیا۔ ترکی پر انسانی حقوق کا ریکارڈ بہتر بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

اسرائیل فلسطین معاہدہ طے پا گیا

دریائے اردن کے مغربی کنارے اور غزہ کے درمیان گزرگاہ کے مسئلے پر اسرائیل اور فلسطین کے درمیان زیر بحث معاہدہ بالآخر طے پا گیا ہے۔ مذاکرات اس بات پر ہوئے کہ اس راستے پر سفر کیلئے پرمٹ کون جاری کرے گا۔ اسرائیلی وزیر نے بتایا کہ معاہدہ میں اسرائیل کے تحفظ اور گزرگاہ پر کنٹرول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس معاہدے کا طے پانا گذشتہ ماہ کے معاہدے کے بعد ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔

ووٹوں کی گنتی شروع

بھارت میں عام انتخابات کے تمام مراحل مکمل ہو جانے کے بعد اب ووٹوں کی گنتی کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ ووٹوں کی گنتی کیلئے سولہ سو مراکز قائم کئے گئے ہیں جو 5 ہزار امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے۔ تاہم آٹھ صوبوں کے 233 مراکز پر دوبارہ پولنگ ہو گی جہاں فساد اور گڑبڑ کی وجہ سے پولنگ نہ ہو سکی تھی۔

لندن میں دو ٹرینوں میں تصادم

لندن میں دو ٹرینوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں 4۔ افراد ہلاک اور 200 زخمی ہو گئے۔ آخری اطلاعات تک 100۔ افراد ابھی تک ٹرینوں کے ڈبوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ 17۔ افراد کی حالت نازک بتائی گئی ہے کئی بوگیوں کو تصادم کے بعد آگ لگ گئی تھی۔

جنوبی افریقہ میں نئی صدی کا استقبال

جنوبی افریقہ میں نئی صدی کے استقبال کے جشن میں شرکت کرنے کیلئے دارالحکومت کیپ ٹاؤن میں جو زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں اس نے دنیا بھر کے لوگوں کو متوجہ کر دیا ہے۔ دو لاکھ غیر ملکی اس جشن میں شرکت کرنے آئیں گے۔ سڈنی کے بعد کیپ ٹاؤن نے اس سلسلہ میں انتہائی اہمیت اختیار کر لی ہے۔ شہر میں ہوٹلوں میں بکنگ اس وقت انتہائی مشکل ہو چکی ہے۔

انور ابراہیم کو زہر نہیں دیا گیا

ملائیشیا کے سرکاری ڈاکٹروں نے دعویٰ کیا ہے کہ اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کو زہر نہیں دیا گیا۔ انور ابراہیم حراست میں ہیں اور سخت بیمار ہیں۔

انڈونیشیا میں میگاوتی کا حامی سپیکر

انڈونیشیا میں نیشنل مینڈ پارٹی کے لیڈر امین رئیس پارلیمنٹ کے نئے سپیکر منتخب ہو گئے ہیں ان کو پارلیمنٹ میں سب سے بڑی جماعت کی لیڈر اور مستقبل کی ممکنہ صدر میگاوتی کی حمایت حاصل ہے۔ پارلیمنٹ اس ماہ کی 20۔ تاریخ کو ملک کا نیا صدر منتخب کرے گی۔ صدارت کیلئے موجودہ صدر حبیبی اور میگاوتی میں مقابلہ ہو گا۔

واجپائی نے جوڑ توڑ شروع کر دیا

بھارت کے وزیر اعظم واجپائی نے اپنی متوقع فتح کے پیش نظر حکومت سازی کیلئے جوڑ توڑ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنی حلیف جماعتوں کے لیڈروں سے مستقبل کی حکومت کے خدوخال طے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات

مشرقی جزیرے ایمبون میں پھر مسلم عیسائی فسادات بھڑک اٹھے ہیں جس میں 15 افراد ہلاک ہو گئے۔ درجنوں گھروں اور ایک مسجد کو جلا دیا گیا ایمبون کے علاقہ میں فسادات کے دوران اب تک 500۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 6 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
7-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-48
8-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-42
8-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-05

دہشت گردی میں طالبان کا ہاتھ

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں طالبان کا ہاتھ ہے۔ ہمارے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں۔ پاکستان سے فرار ہونے والے اشتہاری دہشت گردوں نے افغانستان میں دہشت گردوں کو تربیت دی۔ انہی نے حالیہ وارداتیں کی ہیں۔ انہوں نے نام لئے بغیر افغانستان سے کہا کہ وہ مفرور دہشت گرد ریاض بسرا کو ہمارے حوالے کردے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ باتیں منگل کو وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیں۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ دہشت گردوں کو سخت سزا دینے کیلئے مسودہ قانون تیار کرلیا گیا ہے اور اسے بہت جلد آرڈیننس کی صورت میں پیش کردیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اعظم طارق نے رہائی کے بعد وعدہ خلافی کی ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔

ڈبل سواری پر پابندی نہیں لگے گی

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ڈبل سواری پر دوبارہ پابندی نہیں لگے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ دو کیسوں میں ملزموں کا سراغ مل گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں سے ڈرنے والے جج فارغ کر دیئے ہیں۔ بروقت اطلاع نہ دینے پر اے آئی جی کو بھی فارغ کر دیا ہے۔ فرقہ واریت کا باعث بننے والے اداروں کی چھان بین شروع ہوگئی۔

فرقہ واریت کے تربیتی کیمپوں کو ختم کر دیں گے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ فرقہ واریت پھیلانے والے تربیتی کیمپوں کو ختم کر دیں گے۔ کراچی میں ماورائے عدالت قتل نہیں ہو رہے۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے دہشت گردوں کو نہ روکیں تو ملک میں جنگل کا قانون ہوگا۔ بار کونسل کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انصاف کی فراہمی میں تاخیر عدالتوں اور وکلاء کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تنقید حکومت کو سننا پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سپریم کورٹ کے وکلاء سے بھی جج تعینات کرنے کا حامی ہوں۔ دہشت گردی کے خاتمے میں کوئی مصلحت آڑے نہیں آنے دیں گے۔

بینظیر کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری

لاہور ہائی کورٹ کے دو ججوں جسٹس احسان الحق چوہدری اور جسٹس غلام محمود قریشی نے ریفرنس نمبر 29 میں محترمہ بینظیر کے پیش نہ ہونے اور نہ ہی ان کے وکلاء کے پیش ہونے پر محترمہ کی ضمانت منسوخ کردی ہے اور ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرکے ان کے ضامنوں کو بھی طلب کرلیا ہے کہ کیوں نہ ان کے بانڈز ضبط کرلئے جائیں آصف زرداری اس موقع پر حاضر تھے انہوں نے کہا کہ خود مجھے کل نوٹس موصول ہوا۔ بینظیر بیرون ملک ہیں ان کو کیسے اطلاع دی جاتی۔ اتنے وقت میں وکیل کا انتظام کرنا ممکن نہ تھا۔ زرداری نے احتجاج کیا کہ پہلے نوٹس دیا جانا چاہئے تھے۔

کارگل پر قبضے کا حکم وزیر اعظم نے دیا

محترمہ بینظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کی فوج کو کارگل کی چوٹیوں پر قبضے کا حکم خود نواز شریف نے دیا۔ وزیر اعظم نے ہوا میں تیر چلا دیا فوج سے یہ تک نہ پوچھا کہ اس کارروائی سے کیا مقصد حاصل ہوگا۔ اس غلطی سے پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نواز شریف وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیں۔

پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل مستعفی

پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری اور پارٹی کے سرکردہ اور سینئر رہنما چوہدری احمد مختار نے پارٹی کی سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ قائم مقام چیئرمین مخدوم امین فہیم نے ان کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے چوہدری احمد مختار نے استعفیٰ کی وجہ ذاتی مصروفیات بتائی ہیں۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے بھی ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے مگر کہا ہے کہ وہ نئے سیکرٹری جنرل کے تقرر تک اس عہدے پر کام کرتے رہیں۔

کنٹرول لائن توڑنے کی کوشش پھر ناکام

جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کی طرف سے کنٹرول لائن توڑنے کی کوشش دوسرے روز بھی ناکام بنا دی گئی۔ فرنٹ کے چیئرمین امان اللہ کو گرفتار کرلیا گیا وہ پولیس کے ساتھ کشمکش میں زخمی بھی ہوگئے۔ ان کے دیگر 30 ساتھی بھی گرفتار ہوگئے۔ کشمیری عوام نے ایک بار پھر کنٹرول لائن کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر پولیس نے لاٹھی چارج کرکے یہ کوشش ناکام بنادی۔

شیرپاؤ پونم میں شامل ہوگئے

پیپلز پارٹی سے نکالے جانے والے آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے قوم پرست سیاسی جماعتوں کی تنظیم پونم میں شمولیت کرلی ہے اور ان کی خود مختاری کے مطالبے کی تائید کردی ہے۔

غیر ملکی سفارت خانوں کو خطرہ

غیر ملکی قونصل خانوں کو نشانہ بنانے کی سازش کا انکشاف ہونے کے بعد کراچی میں آپریشن کرکے 375- افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ کراچی میں سپاہ محمد، سپاہ صحابہ، تحریک جعفریہ اور حرکت المجاہدین اور سنی تحریک کے سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا جہادی تنظیموں کے ارکان کی فہرستوں پر بھی کارروائی کا امکان ہے۔ حساس اداروں نے امریکی اور ایرانی قونصل خانوں پر ممکنہ حملے کی رپورٹیں وفاقی حکومت کو بھیج دی ہیں۔

سیف الرحمان نادہندہ قرار پاگئے

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالقیوم نے احتساب بیورو کے سربراہ سیف الرحمان کو نادہند قرار دے دیا ہے اس سے پہلے ان کا نام نادہندگان کی فہرست سے نکالا گیا تھا مگر یوبی ایل نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کی جس پر فاضل جج نے سابقہ فیصلہ بدل دیا۔ ان کے ساتھ ان کے بھائی پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ مجیب الرحمان کو بھی نادہند قرار دے دیا گیا ہے۔

بینظیر کو رشوت نہیں دی

کینیڈا کے وکیل نے کہا ہے کہ کینیڈین پاور جنریٹنگ پراجیکٹ کے اہلکاروں کی طرف سے پاکستان کے حکام کو رشوت دینے کے الزام کی کوئی شہادت نہیں ملی۔

عدم اعتماد کا امکان نہیں

قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔ اپوزیشن کے پاس تو اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے 54- ارکان بھی نہیں۔

دہشت گردی۔ ویزا انٹرویو بند

دہشت گردی کے خوف سے غیر ملکی سفارت کاروں نے پاکستانیوں سے ملاقاتیں منسوخ کر دی ہیں۔ امریکی اور برطانوی سفارت خانوں میں ویزا انٹرویو کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ ڈراپ باکس کا نظام متعارف کروایا جارہا ہے۔

نمائندہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد صاحب مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ کوٹلی۔ میرپور (آزاد کشمیر) تشریف لا رہے ہیں۔

احباب جماعت و عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

گھر برائے فوری فروخت

رقبہ 10 مرلے، محلہ دارالیمن شرقی، پختہ سڑک، بجلی، پانی، 6 کمرے، ایک برآمدہ دو غسلخانے فلش سسٹم، بس سٹاپ مین سرگودھا روڈ سے فاصلہ صرف 100 گز۔ مارکیٹ سے ایک لاکھ کم قیمت پر۔ پہلے آیئے پہلے پایئے

رابطہ۔ منیر ملک
051-282564, 04524-212426

چائینیز و پاکستانی کھانے

ربوہ شہر میں پہلا معیاری، صاف ستھرا اور لذیذ کھانوں کا مرکز

شہزاد ریسٹورنٹ

اقصیٰ چوک ربوہ۔۔فون PP 212039

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212515، رہائش 212300

خوشخبری

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

مطب حمید

نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔

مینیجر مطب حمید

49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338

مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61